REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

بذریعہ بہار — یوم یکشنبہ — ۲۰ رجب ۱۳۸۰ھ

جلد ۵۰/۱۵ — ۸ صلح ۱۳۴۰ ہش — ۸ جنوری ۱۹۶۱ء — نمبر ۷

25

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق دُعا کی تحریک

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانیؓ کا جنازہ ربوہ سے قادیان روانہ ہو گیا

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز جنازہ میں ہزارہا احباب کی شرکت

ربوہ ۸ جنوری۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیمی اور مخلص صحابی حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ مقبرہ بہشتی قادیان میں تدفین کے لئے آج صبح ساڑھے نو بجے کے قریب بذریعہ ایمبولنس کار لاہور روانہ ہوگیا۔ جہاں سے جنازہ قادیان لے جایا جائے گا۔ جنازہ کے لاہور روانہ ہونے سے قبل حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے مقبرہ بہشتی ربوہ کے میدان میں نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں اہل ربوہ ہزارہا کی تعداد میں شریک ہوئے۔

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ ویزا پر کچھ عرصہ کے لئے قادیان سے پاکستان تشریف لائے ہوئے تھے اور ربوہ میں چند یوم قیام اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کے بعد اپنے بچوں سے ملنے کے لئے بذریعہ ٹرین کراچی تشریف لے جا رہے تھے کہ ۵ اور ۶ جنوری کی درمیانی شب راستہ میں خانیوال کے قریب بقضائے الٰہی رحلت فرما گئے (اناللہ و انا الیہ راجعون)۔ ۷ جنوری کو جنازہ بذریعہ ٹرک ۹ بجے صبح روانہ ہو کر ساڑھے تین بجے سہ پہر ربوہ پہونچا۔ جہاں اسے مہمان خانہ میں رکھا گیا۔ جنازہ پہونچنے کے وقت سے رات گئے تک احباب مہمان خانہ میں آ کر حضرت بھائی جیؓ کے چہرے کی زیارت کرتے رہے۔ دریں اثناء ان کے فرزندان میں سے مکرم عبدالقادر صاحب حجۃ اور مکرم عبدالرزاق صاحب حجۃ کراچی میں انڈین ہائی کمشنر کے دفتر سے جنازہ قادیان لے جانے کی منظوری لے کر بذریعہ ہوائی جہاز لاہور ہوتے ہوئے ربوہ پہنچ گئے۔ پروگرام کے مطابق آج صبح نو بجے مہمانخانے سے جنازہ اٹھایا گیا۔ احباب کندھا دینے کے لئے ایک دوسرے پر ٹوٹے پڑتے تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی دور تک کندھا دیا۔ جنازہ بہشتی مقبرہ کے میدان میں لا کر رکھا گیا۔ جہاں حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز جنازہ میں ربوہ کے احباب ہزارہا کی تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ ایمبولنس کار میں لاہور روانہ ہوگیا۔

حضرت بھائی جیؓ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ کے علاوہ (جو سفر میں بھی حضرت بھائی جیؓ کے ہمراہ تھیں) آپ کے فرزندان میں سے مکرم عبدالقادر صاحب حجۃ مکرم عبدالرزاق صاحب حجۃ اور مکرم عبدالسلام صاحب حجۃ جنازہ کے ہمراہ قادیان جائیں گے۔

حضرت بھائی جیؓ نے ذوق و شوق خدمت و فدائیت اور ولولہ عشق کی شاندار روایات کے علاوہ چار فرزند ایک صاحبزادی اور دو درجن پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت بھائی جیؓ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور آپ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ اور اولاد کا دین و دنیا میں حامی و ناصر ہو۔ آمین

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے بعد واپس تشریف لے گئے

ربوہ ۷ جنوری۔ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ جلسہ سالانہ میں شمولیت اور ربوہ میں چند یوم قیام فرمانے کے بعد کل مورخہ ۶ فروری ۱۹۶۱ء کو صبح نو بجے کے قریب بذریعہ موٹر کار واپس تشریف لے گئے روانہ ہونے سے قبل آپ نے فرمایا:۔

"آج میں سفر پر روانہ ہو رہا ہوں

(حاشیہ میں قلمی تحریر: بذریعہ کار؟)

ملکہ الزبتھ کا دورہ پاکستان

کراچی ۷ جنوری بی او اے سی کے ایک اعلان کے مطابق ملکہ الزبتھ ثانی اور ڈیوک آف ایڈنبرا لنڈن سے بی او اے سی کے بروٹانیہ ۳۱۲ جیٹ ایئر لائنز کے ذریعہ کراچی پہونچیں گے۔

ملکہ الزبتھ ثانی اور ڈیوک آف ایڈنبرا ۲۰ جنوری کو لنڈن سے روانہ ہوں گے اور قبرص ہوتے ہوئے یکم فروری کو کراچی پہنچیں گے ۱۰ فروری کو پاکستان کے عبوری دارالحکومت میں مختصر قیام کے لئے راولپنڈی پہنچیں گے۔ ملکہ کا طیارہ دوپہر کے وقت چک لالہ کے ہوائی اڈے پر اترے گا۔

تیل کی تلاش کے سلسلہ میں روس سے فنی تعاون حاصل کرنے کا معاہدہ ہو جائیگا

ماسکو ۷ جنوری۔ پاکستان کے وزیر معدنیات مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے امید ظاہر کی ہے کہ پاکستان میں تیل کے ذخیروں کی تلاش کے لئے روس سے فنی تعاون حاصل کرنے کے متعلق دونوں ملکوں میں معاہدہ ہو جائیگا۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے ماسکو سے دہلی روانہ ہونے سے قبل ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ روسی حکام کے ساتھ ہماری بات چیت کافی آگے بڑھی ہے۔ مسٹر بھٹو نے

م کہا کہ مجوزہ معاہدے کے مطابق روس پاکستان کو کنوؤں کی کھدائی کرنے والی مشینیں اور دوسری مشینیں قرض دے گا۔ وزیر معدنیات نے کہا کہ پاکستان میں مغربی ملکوں کی سات کمپنیاں اس وقت تیل کی تلاش میں مصروف ہیں۔ مشرقی پاکستان کے تین اور مغربی پاکستان کے تین مقامات پر تیل کے ذخائر کی تلاش کے لئے کھدائی ہو رہی ہے۔ قدرتی گیس کے ذخیروں کے سراغ سے تیل کے نئے ذخیروں کا امکان بڑھ گیا ہے۔ آپ نے کہا۔ اس وقت جو تیل پیدا ہوتا ہے۔ اس سے ملک کی ۵ فیصد ضروریات پوری ہوتی ہیں۔

چندہ وقف جدید سال چہارم

جماعت کے سیکرٹریان وقف جدید سے التماس ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے وعدوں کی فہرستیں بنا کر مرکز میں بھجوا دیں۔ شہری جماعتوں کی لسٹیں حلقہ وار یا محلہ وار تیار کی جائیں۔ تا کہ پوسٹنگ میں آسانی رہے۔ وعدوں کے ساتھ وصولی کا بھی انتظام فرمائیں اور تفصیل چندہ کے ساتھ ہی ارسال فرما دیا کریں۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ جنوری ۶۱ء

نیند ـــ اللہ تعالیٰ کی رحمت

آج انسان اس امر پر بڑا نازاں ہے کہ اس نے عملی سائنس کے ذریعہ یہاں تک ترقی کر لی ہے کہ صرف نہ وہ ہواؤں میں پرندوں کی طرح اڑ سکتا ہے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرنے میں کم سے کم وقت صرف کرنے کے قابل ہو گیا ہے بلکہ اس نے خلاء میں بھی اپنے مصنوعی سیارہ بھیجنے میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ اور توقع رکھتا ہے کہ وہ عنقریب اڑ کر چاند میں بھی آنے جانے لگے گا۔ اور زہرہ و مشتری کی وادیوں میں گھوم آئے گا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ انسان عنقریب اپنی ان توقعات میں بھی کامیاب ہو جائیگا یہی نہیں بلکہ انسان نے عملی زندگی کے ہر پہلو میں کمال ترقی کی ہے ایسے ایسے سامان بنا لئے ہیں کہ جن سے ہماری مادی زندگی میں بڑی آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔

بے شک انسان نے نہ صرف حیوانات اور دیگر مخلوقات کے مقابلہ میں بلکہ گزشتہ انسانوں کے مقابلہ میں بھی بے حد ترقی کر لی ہے۔ اس پر جتنا فخر کیا جائے بجا ہے لیکن اس کے باوجود یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ انسان کی ترقی قدرتی حدود سے ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھ سکی۔ آج وہ مشینری کے ذریعہ بے شک پہلے کی نسبت دو گنا تگنا نہیں بلکہ سینکڑوں گنا زیادہ کام کر سکتا ہے۔ پہلے وہ جتنا کام دس دن میں کر سکتا تھا آج وہ ایک گھنٹے میں کر لیتا ہے۔ تاہم انسان یہ نہیں کر سکا کہ کام سے تھکے نہیں۔ اسکی چیزوں کے بنانے کی رفتار بے شک تیز ہو گئی ہے لیکن وہ کوئی ایسا نسخہ دریافت نہیں کر سکا کہ مثلاً وہ سارا دن کام کرنے کے بعد تکان محسوس نہ کرے۔ اور اس کو آرام کرنے کی ضرورت ہی نہ رہے۔ مثلاً وہ اپنی زندگی میں سے نیند کو منہا نہیں کر سکتا۔ نیند کی اہمیت کے متعلق ذیل میں ایک مضمون کے کچھ اقتباسات دیئے جاتے ہیں۔ جن سے معلوم ہوگا کہ آج بھی انسان کو نیند کی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی کہ آج سے پہلے تھی۔ جب انسان نے اتنی ترقی نہیں کی تھی اور جب اس کو اپنی ضروریات کے لئے مشینوں کی بجائے ہاتھ سے کام کرنا پڑتا تھا۔ اس مضمون میں کہا گیا ہے کہ

"جوں جوں انسان کی عمر بڑھتی ہے اسے نیند کی کم ضرورت پڑتی ہے۔ نوزائیدہ بچے تقریباً اٹھارہ گھنٹے روزانہ سوتے ہیں اور نوجوان صرف آٹھ گھنٹے روزانہ سوتے ہیں پچاس برس سے اوپر کی عمر کے لوگوں کے لئے صرف سات گھنٹے سونا کافی ہے کئی لوگ جو رات کو بظاہر کم سوتے ہیں دن میں جھپکی لے کر نیند کی کمی کو پورا کر لیتے ہیں۔ لیکن یہ دھیان رہے کہ ہر شخص کی نیند کی ضرورت قدرے مختلف ہوتی ہے جن لوگوں کی دلچسپیاں اور مشاغل کم ہوتے ہیں وہ عموماً زیادہ سوتے ہیں۔ جن لوگوں کے دماغ ہر وقت کسی نہ کسی ادھیڑ بن میں لگے رہتے ہیں وہ کم سوتے ہیں لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ کم خوابی نقصان دہ ہے پوری نیند کے بغیر انسان اپنی پوری قوتوں اور صلاحیتوں سے کام نہیں لے سکتا۔ اور سماجی اور دماغی طور پر پوری طرح چست اور چاک و چوبند نہیں رہ سکتا۔

ڈاکٹر جارج سٹیونسن کا قول ہے کہ جدید طرز زندگی کی رفتار اتنی تیز اور دباؤ اس قدر زیادہ ہے کہ پوری نیند لینے کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے۔ ہر انسان کو کم از کم چھ گھنٹے سونا چاہیئے تاکہ وہ دماغی طور پر صحت مند رہ سکے۔

سائنٹیفک ریسرچ سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ انسان پر بیخوابی کے اثرات تقریباً وہی ہوتے ہیں جو کثرت شراب نوشی یا دوسری منشی اشیاء کے استعمال یا آکسیجن کی کمی سے پیدا ہوتے ہیں بیخوابی دماغ کو دھندلا دیتی ہے صحیح غور و فکر کی طاقت مفقود ہو جاتی ہے کسی کام میں پوری توجہ مرکوز کرنا مشکل ہو جاتا ہے وقت کی حس مر جاتی ہے اور ہم اپنے آپ کو کھو دیتے ہیں۔"

اس اقتباس سے واضح ہوتا ہے کہ قدرت کا یہ نظام کتنی عقلمندی سے بنایا گیا ہے اگر دن اور رات کی تقسیم نہ ہوتی تو شاید انسان کام کرتے کرتے مر جاتا۔ اور اگر قدرت نیند کے ذریعہ اس کے تھکے ہوئے اعضاء کو تسکین نہ دیتی تو یقیناً خرچ شدہ طاقت واپس نہ لوٹ سکتی۔ کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ قدرت کا یہ کارخانہ نہایت سوچ سمجھ کر چلایا گیا ہے اور کوئی ایسی ہستی موجود ہے جس کی عقل اس کارخانہ کے پیچھے کام کر رہی ہے۔ انسان خواہ کتنی ہی مادی ترقی کر جائے وہ آسمان میں تھگلی ہی کیوں نہ لگا آئے وہ قدرت کے اس نظام میں رتی بھر تبدیلی نہیں کر سکتا۔ اگر وہ اس نظام کی ذرا سی خلاف ورزی کرے تو اس کی موت یقینی ہے بعض ظالم لوگ مجرموں کو یہ سزا بھی دیتے ہیں کہ ان کو سونے نہ دیا جائے۔ خدا نہ کرے کسی کو اس عذاب سے واسطہ پڑے۔ اکثر لوگ بے خوابی کی وجہ سے نالاں ہوتے ہیں وہ شکایت کرتے ہیں کہ ان کو نیند نہیں آتی اس کی وجہ کیا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ ہماری زندگی کے نظام میں نیند ایک نہایت اہم پرزہ ہے اس کے بغیر زندگی دوبھر ہے اور جو لوگ سو نہیں سکتے آخر یا تو وہ جلد ہی دنیا سے گذر جاتے ہیں یا کچھ دیر زندہ بھی رہتے ہیں تو پاگل ہو جاتے ہیں تکان کی وجہ سے ان کی نسیں کھچ جاتی ہیں اور جسم میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔

اس لئے ہمیں سوچنا چاہیئے کہ قدرت کا یہ ہم پر کتنا احسان ہے کہ اس نے ایسا انتظام کر دیا ہے کہ جب ہم کام کرتے کرتے تھک جائیں تو ایک عرصہ کے بعد ہمارے حواس پر خود بخود غنودگی چھا جاتی ہے۔ اور ہم کو آئندہ کام کرنے سے روک دیتی ہے تاآنکہ ہماری قوتیں پھر ہمارے اعضاء میں لوٹ آتی ہیں۔ اور ہم تازہ دم ہو کر پھر کام کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ کم از کم اس کرۂ ارض پر قدرت نے یہ نظام کیا ہے کہ ہمارے اوقات کو دن اور رات میں تقسیم کر دیا ہے۔ یہ قدرتی تقسیم اس لئے ہے کہ جب تک قدرتی روشنی موجود ہو ہم کام کریں اور جب وہ روشنی جاتی رہے ہم آرام کریں۔ اگرچہ انسان نے مصنوعی روشنی ایجاد کر کے راتوں کو بھی پر نور کر لیا ہے۔ تاہم اگر سوچا جائے تو بہترین زندگی گزارنے کے لئے رات کو ہی آرام کرنا صحیح ہے۔ اگر آج بعض بڑے بڑے شہروں میں اور بڑے بڑے کارخانوں میں راتوں کو بھی کام کیا جاتا ہے اور راتوں کے کام کرنے والے دن کو سو لیتے ہیں پھر بھی دیکھا جائے تو فطری طور پر رات کو ہی سونا بہتر ہے۔ کیونکہ رات کے وقت خاموشی ہوتی ہے۔ اور نیند زیادہ گہری اور پُر امن ہوتی ہے۔ آج بے شک بہت سے انسان اس کے خلاف کرتے ہیں لیکن یہ امر ثابت کیا جا سکتا ہے کہ رات کی نیند دن کی نیند سے زیادہ مفید ہوتی ہے۔ اور جو لوگ راتوں کو کام کرتے اور دن کو سوتے ہیں وہ اس قدرتی نظام سے کما حقہ مستفید نہیں ہو سکتے۔ یہ درست ہے جیسا کہ کہتے ہیں کہ نیند پھانسی پر بھی آجاتی ہے مگر صحیح نیند وہی ہے جو قدرت کے مقررہ نظام کے مطابق ہو۔ اسی مضمون میں لکھا ہے کہ:۔

"ایک ماہر کا کہنا ہے کہ "اگر رات کو ہمیں پوری طرح نیند نہ ملے تو ہم دن کو پوری طرح بیدار نہیں رہ سکتے اور ظاہر ہے کہ یہ صورت حال خطرناک ہے کیونکہ اگر ہم پوری طرح بیدار نہ ہوں تو ہمارا دماغ بھی پوری طرح کام نہیں کر سکتا۔"

"اپنی مدد آپ"

ضلع گوجرانوالہ کے متعلق ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ:۔

"مصدقہ اعداد و شمار کے مطابق "اپنی مدد آپ" کے اصول کے تحت ضلع بھر میں اب تک مجموعی طور پر ایک سو پچاس میل کچی سڑکیں دیہاتی عوام نے بنائی ہیں جن سے بڑے بڑے گاؤں آپس میں وابستہ ہو گئے ہیں اور ذرائع آمد و رفت اور باربرداری میں کافی آسانیاں ہو گئی ہیں۔"

(باقی صث پر)

اذکروا موتاکم بالخیر

اسلام کے ایک مخلص اور دلیر سپاہی کی وفات

حضرت مولوی ابو البشارت عبد الغفور صاحب رضی اللہ عنہ کی بعض صفات کا تذکرہ

از محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل

برادرم محترم مولانا ابو البشارت عبد الغفور صاحب کی وفات ایک قومی اور جماعتی صدمہ ہے۔ آپ کی طبیعت میں شروع سے ہی خدمتِ دین کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ زمانہ طالب علمی میں بھی آپ نیکی اور خدا ترسی کے لئے مشہور تھے۔ آپ مدرسہ احمدیہ کی پانچویں چھٹی جماعت میں پڑھتے تھے کہ جماعت کی طرف سے تحریک ہوئی کہ نوجوانوں کو میدانِ جنگ میں جاکر خدمات بجالانی چاہئیں۔ آپ نے بھی اپنے آپ کو پیش کردیا اور منتخب ہوگئے۔ چار سال کے بعد واپس آکر پھر تکمیل تعلیم کے لئے مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوگئے۔ غالباً وہ چھٹی جماعت میں ہمارے ساتھ شامل ہوئے۔ ان دنوں مدرسہ احمدیہ کی آٹھویں جماعت مولوی فاضل کلاس ہوتی تھی۔ اسی جماعت میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا جاتا تھا۔ ہم سات طلباء نے ۱۹۲۴ء میں مولوی فاضل کا امتحان دیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم سب کامیاب ہوگئے تھے۔ محترم مولوی عبد الغفور صاحب بھی ان کامیاب طلباء میں سے تھے۔ ہمارے کلاس فیلو طلباء میں سے اکثر دوسرے کاموں پر لگ گئے۔ لیکن خاکسار اور مولوی عبد الغفور صاحب۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کے پاس مبلغین کلاس میں تکمیل تعلیم اور تبلیغی ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے داخل ہوگئے۔ اس کلاس میں بعض ہم سے پہلے کے پاس شدہ طلباء بھی شامل تھے۔ آخر یکم مئی ۱۹۲۷ء کو محترم مولوی قمر الدین صاحب، محترم مولوی عبد الغفور صاحبؓ اور خاکسار فارغ التحصیل ہوکر باقاعدہ طور پر واقف زندگی مبلغین سلسلہ میں شامل ہوگئے۔ ہمارے مولوی فاضل کے ساتھیوں میں سے محترم مولوی محمد عبد اللہ صاحب مالاباری بھارت میں جانفشانی سے قابلِ رشک خدماتِ سلسلہ بجالا رہے ہیں۔ محترم مولوی تاج الدین صاحب لائل پوری ربوہ میں دار القضاء کے ناظم ہیں۔ محترم مولوی عزیز بخش صاحب کئی سال سے وفات پاگئے ہیں (اللہ تعالیٰ ان کے درجات بھی بلند فرمائے آمین)

محترم مولانا عبد الغفور صاحب رضی اللہ عنہ

اور خاکسار اب پاکستان میں خدمات دینیہ پر مامور تھے۔ مولانا مرحوم دو سال بیشتر قواعد صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت ریٹائر ہوچکے تھے مگر وہ ولولہ اور جوش جو ابتدا سے آپ کو اپنے نیک باپ سے ورثہ میں ملا تھا۔ اور جسے بہترین اساتذہ نے جلا بخشا تھا آپ کو آرام سے بیٹھنے نہیں دیتا تھا۔ چنانچہ آپ نے تحریک جدید میں کام شروع کردیا۔ ربوہ کی مجالس انصار اللہ میں آپ زعیم اعلیٰ تھے اور جہاں موقعہ ملتا آپ شوق سے تقریر وغیرہ کے لئے تشریف لے جاتے۔ ابھی نومبر کے آخری عشرہ میں ہم چک ۴۶ سرگودھا گئے تھے۔ مولوی صاحب موصوف نے وہاں ایک پُرجوش تقریر فرمائی تھی۔ میں نے طالب علمی اور خدماتِ سلسلہ کے طویل عرصہ میں اخویم محترم مولانا ابو البشارت صاحب کو نہایت متقی اور سلسلہ کا غیور سپاہی پایا ہے۔ آپ نے تقریر اور مباحثہ کے میدان میں بھی نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں۔ تقسیم ملک سے پہلے اڑیسہ اور شکر گڑھ کے علاقہ میں عرصہ دراز تک متعین رہے۔ اور ہندوستان اور پھر پاکستان کے اکثر علاقوں کا تبلیغی دورہ کیا اور ملک کے طول و عرض میں اسلام و احمدیت کی صداقت کا اعلان فرماتے رہے۔ آپ کی طبیعت تکلف اور ریاکاری سے بہت دور تھی۔ سفر میں ساتھیوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ اور ایک زندہ دل ساتھی ثابت ہوتے تھے۔ اگر کبھی کوئی غلط فہمی پیدا ہوتی۔ تو فوراً اس کی اصلاح ہوجاتی تھی۔ ایک جفاکش اور نڈر خادم سلسلہ تھے۔ ۵۲-۱۹۵۳ء کے فسادات میں آپ لاہور میں متعین تھے آپ نے اس موقعہ پر بھی نہایت دلیری سے کام لیا۔ آپ کی خاص خاص تقریریں بہت گہرے معارف اور عشق نبوی صلے اللہ علیہ وسلم پر مشتمل ہوتی تھیں اور بہت پسند کی جاتی تھیں۔ محترم مولوی صاحب کی وفات سے ایک بہت بڑا خلا پیدا ہوگیا ہے۔ ہم اپنے ایک نہایت مخلص ساتھی سے محروم ہوگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

شروع زمانہ طالب علمی سے ہی ہمارے مراسم مخلصانہ تھے اور گاہے گاہے حسب حالات ہم کھانے اور چائے پر بے تکلفی سے اکٹھے ہوجاتے تھے۔ قادیان میں یہ سلسلہ زیادہ تھا۔ پاکستان بننے پر حالات نے ایسے طریق کی زیادہ اجازت نہیں دی عجیب بات ہے کہ قادیان کے جلسہ سالانہ منعقدہ ۱۶-۱۷-۱۸ر دسمبر ۱۹۶۰ء پر جانے سے پیشتر میرے دل میں زور سے تحریک ہوئی کہ ربوہ میں جو ہم تینوں مولوی فاضل کے ساتھی ہیں سب کو چائے پر بلایا جائے چنانچہ مولوی تاج الدین صاحب۔ مولوی عبد الغفور صاحب مرحوم کے ساتھ ہمارے پرانے استاد مولانا ارجمند خان صاحب بھی میرے ہاں تشریف لائے۔ اور دیر تک پرانی اور نئی یادوں کو تازہ کیا جاتا رہا۔ یہ وہم بھی نہ تھا کہ اس مجموعہ کی یہ آخری تقریب ہوگی۔

حضرت مولوی ابو البشارت صاحب کو اس بات کا بہت احساس تھا کہ میں اب خدماتِ سلسلہ میں اپنی عمر کے تقاضوں کے ماتحت کم حصہ لے سکتا ہوں۔ چنانچہ اس سال کے جلسہ سالانہ سے ایک ہفتہ قبل انہوں نے بڑی حسرت سے مجھ سے اس کا ذکر فرمایا۔ بہرحال مولوی صاحب مرحوم سلسلہ کے ایک جرأت مند سپاہی تھے۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت میں بسر کی ہے۔ اور ان کی زندگی سادگی تقوےٰ اور غیرتِ دینی کے لحاظ سے ایک نمونہ تھی۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ جنت الفردوس میں ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور ان کے بچوں اور بچیوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے آمین۔ ان کے بھائیوں اور دیگر اعزہ واقارب کو اس صدمہ میں صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہماری زندگی اور ہماری موت خدا کیلئے ہونی چاہئے

"سچ تو یہ ہے کہ جب تک ہم خود نہ مریں زندہ خدا نظر نہیں آسکتا۔ خدا کے ظہور کا دن وہی ہوتا ہے جب ہماری جسمانی زندگی پر موت آ جائے۔ ہم اندھے ہیں جب تک غیر کے دیکھنے سے اندھے نہ ہوجائیں۔ ہم مردہ ہیں جب تک خدا کے ہاتھ میں مردہ کی طرح نہ ہوجائیں۔ جب ہمارا منہ ٹھیک ٹھیک اس کے محاذات میں پڑیگا تب وہ واقعی استقامت جو تمام نفسانی جذبات پر غالب آتی ہے ہمیں حاصل ہوگی اس سے پہلے نہیں اور یہی وہ استقامت ہے جس سے نفسانی زندگی پر موت آجاتی ہے۔ ہماری استقامت یہ ہے کہ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ

یعنی یہ کہ قربانی کی طرح میرے آگے گردن رکھ دو۔ ایسا ہی ہم اس وقت درجۂ استقامت حاصل کرینگے کہ جب ہمارے وجود کے تمام پرزے اور ہمارے نفس کی تمام قوتیں اسی کے کام میں لگ جائیں اور ہماری موت ہماری زندگی اسی کے لئے ہوجائے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

"ہالینڈ میں تبلیغِ اسلام"

احمدیہ مشن ہاؤس میں متعدد جلسے اور تقاریر، معززین کی آمد ہیگ یونیورسٹی میں لیکچر، نومسلموں کی تعلیم و تربیت

نائیجیریا کی تقریب آزادی میں امام صاحب مسجد ہالینڈ کی شرکت

(از مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل۔ بتوسط وکالت تبشیر۔ ربوہ)

بفضلہ تعالےٰ عرصہ زیر رپورٹ میں ہالینڈ مشن کی تبلیغی و تبشیری مساعی کامیابی کے ساتھ جاری رہیں۔ مشن میں جلسوں کے انعقاد۔ علمی مجالس اور طلباء کے وفود میں تقاریر۔ تعلیمات اسلامیہ پر ہفتہ وار لیکچروں۔ بیرونی تنظیموں کی کانفرنسوں میں تقریروں اور ان کے اجتماعات میں شمولیت۔ پادری صاحبان اور دیگر علم دوست حضرات کے ساتھ متعدد اسلامی موضوعات پر گفتگو نیز زائرین کرام کی آمد اور دیگر تعلیمی و تربیتی مساعی کے باعث خاصی مصروفیت رہی فالحمد للہ۔

پبلک جلسے

سال ہٰذا عرصہ زیر رپورٹ میں تبلیغی جلسوں کا پروگرام وسیع پیمانہ پر مرتب کیا گیا۔ مقررین حضرات بلا استثناء معیاری تھے جن میں پادری صاحبان۔ ممبر پارلیمنٹ۔ ڈاکٹر اور پروفیسر وغیرہ اعلےٰ علمی طبقہ کے لوگوں نے حصہ لیتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس پروگرام میں ہر موقع پر جلسہ کی کارروائی قرآن پاک کی آیات اور اس کے ترجمہ کے ساتھ شروع ہوتی رہی۔ جملہ مواقع پر اللہ تعالےٰ کے فضل سے متلاشیان حق نے کثرت کے ساتھ شریک ہوکر اپنی دلچسپی کا ثبوت دیا۔ مختصر کارگزاری درج ذیل ہے۔

مؤرخہ ۱۸ ستمبر کی شام کو موسم سرما کے پروگرام کا پہلا پبلک جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بابرکت موضوع پر منعقد کیا گیا جس میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر مسلم اور غیر مسلم اصحاب نے تقاریر کیں۔

مکرم جناب حافظ قدرت اللہ صاحب امام مسجد ہالینڈ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی مکی اور مدنی زندگی پر نہایت مؤثر طریق سے روشنی ڈالتے ہوئے آپ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کو بیان فرمایا۔ اور آپ کے وجود باجود کو رحمۃ للعالمین ثابت کیا۔

آپ کی تقریر کے بعد پروفیسر ڈاکٹر دی یونگ نے اپنے خیالات پیش کئے۔ آپ اگرچہ عیسائی ہیں مگر اپنے ذاتی مطالعہ کے باعث اسلام کے دل سے مداح ہیں اور خاص طور پر جماعت احمدیہ کے اسلام پر شائع کردہ لٹریچر سے بہت متاثر ہیں۔ آپ نے سیدنا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ پر علمی و تاریخی لحاظ سے روشنی ڈالتے ہوئے حیرت کا اظہار کیا کہ اس ہستی کے متعلق جس کی ایک ایک حرکت کا ریکارڈ کتب میں موجود ہے یورپ کے پڑھے لکھے طبقہ میں بھی بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔

بعد ازاں جماعت کے ممبران مسٹر عبد الرحمٰن سٹین ہاور اور مسٹر عبد الرشید فند تو نے مختصر طور پر مگر محبت اور عقیدت کے جذبات کے ساتھ نبی اکرمؐ کی لائی ہوئی تعلیم کے اثر ونفوذ کو بیان کیا۔

ایک دلچسپ مناظرہ

مؤرخہ ۲۰ ستمبر بروز منگل شام کے آٹھ بجے مشن ہاؤس میں ایک دلچسپ مناظرہ ہوا۔ جبکہ عیسائیت کے ایک کثیر فرقہ (OSBORN EVANGELIST) کے ایک مشہور ومعروف انجیلی مناظر (Mr. J. MAASBACH) آف GOUDA کو "کامیاب مسیح" کے عنوان پر تقریر کا موقع دیا گیا۔ یہ لیکچرار اسی گروہ سے تعلق رکھتا ہے جس کے دوسرے سرکردہ لیڈر ڈاکٹر ٹی ایل گراہم اور مسٹر اوس بورن نے افریقہ اور دوسرے ملکوں کا دورہ کرتے ہوئے مسیح کی برکت سے بیماروں کو اچھا اور لولے لنگڑے آدمیوں کو چنگا کرنے کا پروپیگنڈا کیا۔

مسٹر اوس بورن کے دورہ ہالینڈ کے موقع پر جبکہ اس نے ہزاروں انسانوں کے مجمع کو انگریزی میں خطاب کیا۔ ان لیکچرار صاحب نے ترجمان کے فرائض ادا کئے (اس موقعہ پر ہالینڈ مشن کی طرف سے ایک ٹریکٹ ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ جس میں مسیح علیہ السلام کی صلیب سے نجات اور کشمیر میں وفات کا ذکر تھا)

لیکچرار صاحب نے اس موقع پر عیسائیت کے مخصوص عقائد تثلیث، مسیح کی صلیبی موت کفارہ اور موروثی گناہ وغیرہ پیش کرتے ہوئے لوگوں کو بتایا کہ خدا باپ نے جملہ ابناء آدم کو گناہ سے نجات دلانے کے لئے اپنے اکلوتے اور معصوم و بے گناہ بیٹے کو قربان کرکے اپنی مخلوق کے ساتھ بے پناہ محبت اور بے پایاں رحمت کا ثبوت دیا۔

مکرم جناب امام صاحب نے اسلامی نظریہ پیش کرتے ہوئے غلط عقائد کی تردید کی۔ اور حاضرین کو بتلایا کہ قرآنی تعلیم کے مطابق مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ اللہ تعالےٰ نے ان کی گریہ وزاری کو سنا اور بروقت امداد کرکے اس لعنتی موت سے نجات بخشی۔ آپ نے مزید کہا کہ بائیبل کی متعدد آیات اس نظریہ کی مصدق ہیں اور تاریخی شواہد بھی اس امر پر گواہی دیتے ہیں۔ پس جب صلیبی موت ہی ثابت نہیں تو کفارہ کیسا؟

آپ کی تقریر کے اختتام پر سلسلہ سوالات شروع ہوا۔ لوگوں نے مسیحی لیکچرار پر کثرت سے علمی سوالات کئے۔ حاضرین کو اسلام کے ساتھ مزید دلچسپی پیدا ہوئی۔ جملہ کارروائی کی رپورٹ پریس میں شائع ہوئی۔

مذہب اور تصوف

مؤرخہ ۵ اکتوبر کو مشن ہاؤس میں تیسرا پبلک جلسہ وسیع پیمانہ پر منعقد ہوا۔ ایک مقامی ڈاکٹر صاحب (Dr. K. E. FREITAG) نے "مذہب اور تصوف" کے موضوع پر ایک کامیاب لیکچر دیا۔ آپ نے اپنی تقریر کے دوران تصوف کو مذہب کی تعلیم کا ہی ایک لطیف رنگ قرار دیتے ہوئے صوفیائے کرام کے عظیم الشان کارناموں پر روشنی ڈالی اور حاضرین کو بتایا کہ تصوف نے جس قدر اعلےٰ ترقی مسلمانوں کے دور اقتدار میں کی کسی اور وجہ دین میں نہیں آئی۔ آپ نے قرآن کریم کی بعض آیات سے بھی صوفیانہ خیالات پر استدلال کیا اور معروف مسلم صوفیائے عظام کا ذکر کرتے ہوئے ان کے زریں اقوال سے سامعین کو مستفیض فرمایا۔ کارروائی کی رپورٹ پریس نے شائع کی۔

مذاہب میں مورتیوں اور مجسموں کا مقام

مؤرخہ ۱۹ اکتوبر کی شام کو آٹھ بجے ایک چوتھا پبلک جلسہ مشن ہاؤس میں منعقد کیا گیا۔ جس میں روٹرڈم شہر پروٹسٹنٹ چرچ کے مشہور لیکچرار (Dr. R. Boeke) نے مندرجہ ذیل عنوان پر اپنے خیالات پیش کئے۔ فاضل مقرر نے سامعین کو مختلف مذاہب میں مورتیوں اور مجسموں کا مقام بتاتے ہوئے اسلام کے متعلق واضح کیا کہ یہ ایک ہی ایسا مذہب ہے کہ جس میں مورتیوں اور مجسموں کو کوئی وقعت حاصل نہیں۔ بلکہ وہ خدائے واحد و لاشریک کی تعلیم دیتا ہوا بتوں کی عبادت کو ایک ایسا گناہ قرار دیتا ہے کہ جو کبھی بخشا نہ جائے گا۔ آپ نے مزید کہا کہ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں مقدسین کی تصاویر بنانے کو بھی سختی سے منع کیا ہے تا بعد میں کسی قسم کے شرک کا خطرہ پیدا نہ ہو۔

بیماری اور اس کا علاج

مؤرخہ ۲ نومبر کی شب کو پانچواں جلسہ عام سرانجام پایا۔ جس میں موضع زاندم (AANDAM) کے میڈیکل ڈاکٹر (Dr. R. L. CORNELISSEN) نے ایک پر از معلومات تقریر کی اور لوگوں کو بتایا کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کے اندر موت و حیات اور بیماری وصحت کا ایک عجیب وغریب نظام رکھا ہے اور تحقیقات جدیدہ کی رو سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ اس نظام میں ایسی مکمل ترتیب پائی جاتی ہے کہ ایک ماہر ڈاکٹر ایک بیمار کا اچھی طرح معائنہ کرنے کے بعد قریباً قریباً درست اندازہ لگا سکتا ہے کہ اسے کتنے دن میں صحت ہو سکتی ہے۔ نیز آپ نے بتایا کہ بعض اوقات انسان کی چھوٹی سی غفلت بھی بہت بھیانک نتائج پیدا کر سکتی ہے اور انسان کا ایک اچھا قدم اس کو عظیم الشان بہتری کی طرف لے جا سکتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنے کھانے پینے اور اٹھنے بیٹھنے میں میانہ روی اختیار کریں اور ہر موقع پر اعتدال اور احتیاط سے کام لیں۔

درخواستہائے دعا

(۱) عزیزم چوہدری عبد الکریم خانصاحب کاٹھ گڑھی مربی ضلع سرگودھا کی دائیں ٹانگ پر ایک پھوڑا سا نکلا ہوا ہے۔ عزیز بغرض علاج میو ہسپتال لاہور میں داخل ہو گیا ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ عزیز کو جلد شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے (عبد العزیز خاں کاٹھ گڑھی چک نمبر $\frac{۲}{T.D.A}$ براستہ مٹھہ ٹوانہ ضلع سرگودھا)

(۲) میرا بھتیجا منظور الٰہی لاہور سے تبدیل ہو کر بذریعہ ہوائی جہاز کو میلا مشرقی پاکستان جا رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اس کو اللہ تعالےٰ خیریت سے پہنچائے اور حفظ و امن میں رکھے۔ آمین۔ (مرزا محمد حسین چیفی مسیح ربوہ)

27

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء کی مختصر روئداد

اجلاس منعقدہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۰ء بوقت ۹½ بجے صبح

(۲)

"افریقہ میں اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ"

محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب کی تقریر کے بعد محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے "افریقہ میں اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ" کے موضوع پر ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے براعظم افریقہ میں سے بالخصوص مشرقی اور مغربی افریقہ کے موجودہ حالات پر اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی اور پھر وہاں اسلام اور عیسائیت کے درمیان مقابلے کی وجہ سے پیدا شدہ صورتِ حال اور اسکی نوعیت کا تجزیہ کرتے ہوئے احباب جماعت کو انکے فرائض کی طرف نہایت مؤثر انداز میں توجہ دلائی نیز آپ نے اس صورتِ حال کے مخصوص تقاضوں کے پیشِ نظر اس امر کی بھی نشاندہی فرمائی کہ ان حالات میں ہمیں اپنے فرائض کی کما حقہ ادائیگی کے سلسلہ میں تبلیغ اسلام کے کن طریقوں کو بروئے کار لانا چاہیئے اور کن احتیاطوں کو مدنظر رکھتے ہوئے دنیا کے اس اہم خطہ میں اسلام کی اشاعت اور اس کی سربلندی کی جدوجہد کو وسیع کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

تقریر کے آغاز میں محترم چوہدری صاحب موصوف نے مغربی اور مشرقی افریقہ کے مختلف ممالک اور علاقوں کے بتدریج آزاد ہونے کے نتیجے میں رونما ہونیوالے حالات اور ان ممالک میں آج سے چالیس برس قبل جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی اور تبشیری سرگرمیوں کے آغاز، ان کی تدریجی وسعت اور خوشکن اثرات پر اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی۔ آپ نے اس ضمن میں گیمبیا، سیرالیون، گھانا، لائبیریا، نائیجیریا، ٹانگانیکا، کینیا اور یوگنڈا وغیرہ ممالک میں جماعتہائے احمدیہ کے قیام، مساجد کی تعمیر، سکولوں کے اجراء اور لوگوں کے قبولِ اسلام کا ذکر کرتے ہوئے حصولِ آزادی کے نئے حالات میں وہاں عیسائیت اور اسلام کے باہمی مقابلے اور اسکی نوعیت کو واضح کیا۔ آپ نے بتایا کہ موجودہ حالات میں وہاں جماعت کی تبشیری کوششوں کے نتیجے میں اسلام کے حق میں جو رَو پیدا ہوئی ہے اور اسکی وجہ سے عیسائیت کیلئے جو مشکلات پیدا ہو رہی ہیں ان کے متعلق عیسائی مشنوں نے ایک خاص روش اختیار کر رکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے یہ شور مچانا شروع کر دیا ہے کہ افریقہ میں عیسائیت کی ترقی بڑی حد تک رک گئی ہے اور یہ کہ احمدیوں نے اسکی پیش قدمی کو یکدم ختم کر کے رکھ دیا ہے۔

یہ بات ایک حد تک صداقت پر مبنی ہونیکے باوجود سو فیصدی درست نہیں ہے۔ اس میں شک نہیں مشرقی اور مغربی افریقہ کے متعدد ممالک اور علاقوں میں ہماری جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور خاصی تعداد میں مساجد کی تعمیر بھی عمل میں آ رہی ہے اور ہم نے وہاں سکول بھی کھولے ہوئے ہیں اور ان مساعی کے نتیجے میں وہاں لوگ اسلام قبول بھی کر رہے ہیں لیکن ابھی وہاں ایسی صورت پیدا نہیں ہوئی ہے کہ عیسائیت کی پیش قدمی بالکل رک گئی ہو اور اسلام کے لئے میدان بالکل صاف ہو گیا ہو۔ وہاں عیسائی مشن کئی سو سال سے قائم ہیں ان کے پاس پیسہ بھی بہت ہے اور ان کے وسائل بھی کافی ہیں اس کے بالمقابل ہماری تبلیغی مساعی کو شروع ہوئے ابھی صرف چالیس سال ہی گذرے ہیں اور پھر ہمارے وسائل بھی انکے مقابلے میں بہت محدود ہیں۔ اس محدود عرصہ میں محدود وسائل کے باوجود ہمیں جو کامیابی حاصل ہوئی ہے اسکے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ بعض علاقوں میں عیسائیت اور اسلام کے درمیان براہ راست مقابلے کی ابتداء ہو چکی ہے اس ابتداء پر عیسائی مشنوں کی طرف سے شدید خطرہ کا اظہار کرنا اور عیسائیت کی مشکلات کو بہت بڑھا چڑھا کر دکھانا بے مقصد نہیں ہے۔ ایک تو وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ دانشمندی کا تقاضہ یہ ہے کہ چھوٹے خطرہ کو بڑا خطرہ کر کے ظاہر کیا جائے چنانچہ اسکا ایک اثر یہ ہے کہ ان میں اسکی وجہ سے اتحاد بہت بڑھ گیا ہے اور انہوں نے اسلام کا مقابلہ کرنے کیلئے ایک متحدہ مجلس قائم کی ہے دوسرے ہو سکتا ہے کہ وہ یہ چاہتے ہوں کہ یہ لوگ اتنی کامیابی پر ہی جو انہیں اس محدود عرصہ میں حاصل ہوئی ہے تسلی پا جائیں اور اسی پر اکتفا کرتے ہوئے اطمینان پکڑ لیں اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور ترقی کے سلسلہ میں اسوقت تک جو کچھ ہوا ہے اس سے اتنا ثابت ہوتا ہے کہ اگر ہم تھوڑی سی بھی قربانی کریں تو خدا تعالیٰ ہمیں اُس کے مقابلے میں زیادہ کامیابی دیدیتا ہے لیکن جہانتک پورے افریقہ کو حلقہ بگوشِ اسلام بنانیکا تعلق ہے ہماری مساعی کی خواہ وہ ہماری بساط کے لحاظ سے کتنی ہی زیادہ اور کتنی ہی وسیع کیوں نہ ہوں کچھ حیثیت نہیں ہے ابھی وہاں بہت زیادہ قربانی اور مسلسل جدوجہد کی ضرورت ہے۔

افریقہ کی موجودہ صورتِ حال اور اسکے تقاضوں کا ذکر کرتے ہوئے محترم چوہدری صاحب موصوف نے فرمایا وہاں اسلام سے عیسائیت کا مقابلہ جن پہلوؤں سے ہو رہا ہے انکو مدنظر رکھنا اور انکے مطابق جس نوعیت کی جدوجہد ہونی چاہیئے اس پر اپنی توجہ کو مرکوز کرنا ضروری ہے۔ اس وقت صورت یہ ہے کہ وہاں عقائد کا مقابلہ تو اب اتنا نہیں ہے بلکہ ایک اور ہی حربہ ہے جس کا مقابلہ کرنیکی ضرورت ہے۔ عیسائی مشنوں کے ہاتھ میں سب سے بڑا حربہ یہ ہے کہ انہوں نے وہاں وسیع پیمانے پر سکول کھولے ہوئے ہیں وہ اس ذریعے سے اثر ڈالتے اور عیسائیت کے فروغ کی راہ ہموار کرتے ہیں وہاں کے لوگ تعلیم کے بہت پیاسے ہیں اور خصوصاً اب جبکہ وہاں کے ممالک آزاد ہو رہے ہیں اور نئی ذمہ داریاں ان کے کندھوں پر پڑ رہی ہیں تعلیم کی ضرورت اور بھی زیادہ بڑھ گئی ہے اور وہ اسے شدت سے محسوس کر رہے ہیں اِس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے انہیں عیسائی مدرسوں میں جانا پڑتا ہے اس طرح ان کے لئے عیسائیت کے زیر اثر آنیکے سوا چارہ نہیں رہتا وہاں پہلے ہی سے یہ طریق چلا آ رہا ہے کہ حکومت خود سکول کی ابتداء نہیں کرتی ہاں جو مدرسہ قائم ہو جائے اور ایک سال تک کامیابی سے چلتا رہے تو حکومت اسے تسلیم کر کے مدد دینا شروع کر دیتی ہے عیسائی مشنوں کے پاس پیسہ بھی ہے اور کارکنوں کی بھی کمی نہیں وہ سکول کھولتے چلے جاتے ہیں اور اس طرح عیسائیت کے فروغ کی راہ خود بخود ہموار ہوتی چلی جاتی ہے اسلئے وہاں اصل ضرورت زیادہ سے زیادہ تعداد میں سکول اور مدارس کھولنے کی ہے یہ چیز انکی دینی اور دنیوی ہر دو لحاظ سے خدمت بجا لانے کے مترادف ہوگی ہم نے سیرالیون، گھانا اور نائیجیریا میں جو مدرسے کھولے ہیں ان کا مفید نتیجہ برآمد ہو رہا ہے سیرالیون میں حکومت کے ایک بہت ذمہ دار افسر تو ایسے ہیں جو برملا کہتے ہیں کہ اگر احمدی نہ آتے تو یہاں چند سال بعد اسلام کا نام و نشان بھی باقی نہ رہتا۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اگر ہم اپنے قربانی کے معیار کو اور بڑھا دیں اور خدمتِ اسلام کے فریضے کو اور زیادہ محنت اور جانفشانی سے ادا کریں تو سیرالیون میں بہت جلد اور خاطر خواہ کامیابی ہو سکتی ہے۔ اسی طرح دوسرے علاقوں میں بھی آج وقت کا سب سے اہم تقاضہ یہ ہے کہ وہاں جلد سے جلد زیادہ سے زیادہ تعداد میں سکول کھولے جائیں اسکے لئے نہ صرف یہ کہ مالی قربانی کے معیار کو بڑھانا ہوگا بلکہ ضروری ہوگا کہ ایسے اہل اور قابل نوجوان آگے آئیں جو خدمتِ اسلام کے ضمن میں اپنے فرائض کو باحسن وجوہ سرانجام دے سکیں۔

موجودہ حالات میں جبکہ افریقہ کے ممالک ایک ایک کر کے آزاد ہو رہے ہیں۔ اور وہاں بعض علاقوں میں جماعتِ احمدیہ کی چالیس سالہ تبشیری سرگرمیوں کے نتیجے میں اسلام اور عیسائیت کے درمیان براہ راست مقابلے کا آغاز ہو چکا ہے اہل افریقہ کی روحانی پیاس بجھانے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے محترم چوہدری صاحب موصوف نے فرمایا وہاں کے لوگوں پر صدہا سال غلامی کے گذر چکے ہیں اب اللہ تعالیٰ نے ان کی آزادی کے سامان کئے ہیں۔ اگر جسمانی آزادی کے ساتھ ساتھ ان کی روحانی آزادی کا سامان نہ ہوا اور وہ روحانی اعتبار سے زنجیروں میں جکڑے رہیں تو محض جسمانی آزادی انہیں حقیقی خوشی سے کیسے ہمکنار کر سکتی ہے۔ ان کی روحانی آزادی کے لئے پوری سرگرمی سے کوشش کرنا ہمارا فرض ہے۔ اس میں شک نہیں عیسائی مشنوں کے اپنے وسائل بہت وسیع ہیں انکے پاس پیسہ بھی ہے اور کارکنوں کی بھی کمی نہیں تاہم ہمیں ایک فوقیت حاصل ہے اور وہ ہے خدا تعالیٰ کی تائید اور مساواتِ انسانی پر مبنی اسلام کی پیشکردہ بے مثل تعلیم اس فوقیت سے خاطر خواہ فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی کوششوں کو جو اصل کام کے مقابلے میں بہت محدود ہیں وسیع کریں اور کرتے چلے جائیں۔ جبتک ہم یہ نہ سمجھیں گے کہ ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کا بندہ ہے اور ان میں سے ہر ایک کی ہدایت خدا تعالیٰ کو محبوب ہے اور پھر ان میں سے ہر ایک سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی برادری میں سے ہے اور اس حیثیت سے ان میں سے ہر ایک کا ہم پر اور بھی زیادہ حق ہے، اُس وقت تک ہمارے دل موجودہ حالات میں پورے تعہد اور عزم و ہمت کے ساتھ ان تک پیغام حق پہنچانے کی اہمیت سے کما حقہ بہرہ ور نہ ہوں گے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس نور کو جس سے خدا نے اپنے فضل سے ہمیں بہرہ ور فرمایا ہے ہر اس کونے تک پہنچائیں جو ابھی تک تاریک ہے۔ اگر ہم نے پوری توجہ نہ کی تو پھر عیسائیت جو پہلے ہی وہاں کافی مضبوطی سے قدم جما چکی ہے اپنا تسلط جمانے میں کامیاب ہو جائے گی۔ وہاں کی اکثریت روحانی اسیری میں گرفتار ہے بیقرار و مضطرب اور اسیر روحیں رستگاری کے لئے ہمیں اور صرف ہمیں پکار رہی ہیں۔ کیونکہ ہم اُس مسیح کے غلام ہیں جسے خدا تعالیٰ نے پیاسی روحوں کی سیرابی کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور اُس امام کے پیرو ہیں جسے اس نے اسیروں کا رستگار قرار دیا ہے۔ ان قوموں سے بڑھ کر اور کون اسیر ہوگا؟ اور انکو اسیری سے رستگاری دلانے کی ذمہ واری ہم سے زیادہ اور کس پر عاید ہوگی؟ ہمیں اس احساس کے ساتھ اپنے اِس خصوصی فرض کو پورے جذبہ و جوش کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے کہ اس سرزمین میں یہ عیسائیت اور اسلام کی آخری جنگ کا ابتدائی مرحلہ ہے اگر حصولِ آزادی کے ساتھ ساتھ افریقہ کی قومیں اسلام کی حلقہ بگوش بن گئیں تو وہاں اسلام کا بول بالا ہوگا ورنہ اسلام کی فتح صدیوں پیچھے پڑ جائے گی۔

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

کرونڈی ضلع خیرپور میں تربیتی جلسہ

مؤرخہ ۱۴ دسمبر کو بعد نماز مغرب کرونڈی میں ایک تربیتی جلسہ زیر صدارت مکرم محمد یعقوب صاحب پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ کرونڈی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مولوی عبد المجید صاحب نے فرمائی نظم عبد الحمید صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد غلام مصطفےٰ صاحب معلم وقف جدید نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات پڑھ کر سنائے۔ بعدہٗ شریف احمد صاحب دھیرڑوی نے تقریر فرمائی۔ جس میں احباب جماعت کو خدمت اسلام کے لئے قربانیوں میں قدم آگے بڑھانے کی تلقین کی محمد جمال صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ اس کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ نے تقریر فرمائی آپ کی تقریر ڈیڑھ گھنٹہ تک رہی۔ جو سامعین نے نہایت خاموشی اور دلچسپی سے سنی۔ متعدد غیر از جماعت احباب بھی تشریف لائے تھے۔ عورتوں کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ رات کے ساڑھے نو بجے جلسہ دعا پر برخواست ہوا۔

(شریف احمد دھیرڑھوی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کرونڈی ضلع خیرپور)

جماعت احمدیہ چاٹگام کے زیر اہتمام مجلس مذاکرہ علمیہ کا اجراء

مؤرخہ ۲۷ نومبر ۱۹۶۰ء بروز اتوار جماعت احمدیہ چاٹگانگ میں مجلس مذاکرہ علمیہ کا باقاعدہ اجراء ہوا۔ اور اس مجلس کو جاری رکھنے کے سلسلہ میں مولوی فاروق احمد صاحب۔ مرزا محمد صدیق صاحب اور نظام صاحب نے بعض مفید تجاویز پیش کیں۔ جن کو احباب نے پسند کرتے ہوئے پروگرام میں شامل کر لیا۔ اس دن مختصر کاروائی کے بعد خدا تعالےٰ کے فضل سے مکرمی مسعود الحق صاحب اور ان کی اہلیہ کی طرف سے قبول احمدیت کا اعلان کیا گیا۔ بعد میں خاکسار اور مکرمی مرزا محمد صدیق صاحب کی طرف سے احباب کو چائے پیش کی گئی۔

مجلس کی دوسری میٹنگ مؤرخہ ۴ دسمبر بروز اتوار ۴½ بجے شام شروع ہوئی۔ مولوی فاروق احمد صاحب نے لیکچر دیا۔ کافی تعداد میں احباب نے شرکت فرمائی۔ اس روز خدا تعالےٰ کے فضل سے حافظ عبد الصمد صاحب کی اہلیہ کی بیعت کا اعلان ہوا۔ اس خوشی میں مکرم حافظ صاحب نے احباب کی خدمت میں چائے پیش کی۔

ہر دو میٹنگ خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہیں۔ احباب کی خدمت میں آئندہ کامیابیوں کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

(عبد الرحیم یونس سیکرٹری مجلس مذاکرہ علمیہ چاٹگانگ)

احمدیہ انٹرکالجیٹ ایسوسی ایشن پشاور کا انتخاب

مؤرخہ ۲ دسمبر بروز جمعہ مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پشاور کے زیر صدارت احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا۔ مندرجہ ذیل طلباء منتخب ہوئے۔

صدر مرزا بشیر احمد صاحب (ایل ایل بی سٹوڈنٹ)

جنرل سیکرٹری۔ حبیب اللہ چوہدری۔ فائنل ایر انجینیرنگ

سیکرٹری مال۔ انعام اللہ اختر۔ انجینیرنگ سٹوڈنٹ

والدین توجہ فرمائیں!

احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے کہ احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن پشاور کا قیام عمل میں آ چکا ہے۔ ایسے تمام احباب جن کے عزیز پشاور کے کسی کالج یا پشاور یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہے ہوں۔ ان کے ایڈریس سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ جو پشاور کے احمدی طلباء اس اعلان کو پڑھیں۔ براہ مہربانی خاکسار کو اپنے ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔ جزاک اللہ احسن الجزاء

(حبیب اللہ چوہدری جنرل سیکرٹری تھرڈ ایر فارسٹ کالج پشاور یونیورسٹی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

جلسہ سالانہ کے موقع پر بیرونی ممالک سے بذریعہ تار درخواست دعا کرنیوالے احباب

جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء کے موقعہ پر پاکستان اور بیرونی ممالک سے کثرت کے ساتھ احباب جماعت کی تاریں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں موصول ہوئی تھیں۔ جن میں انہوں نے حضور کی خدمت میں اور حاضرین جلسہ سے اسلام علیکم کہتے ہوئے حضور کی صحت کے لئے۔ اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے۔ اپنے لئے اور اپنے عزیز و اقارب کے لئے دعا کی درخواستیں کی تھیں۔ اور جلسہ میں شامل ہونے والے احباب کو جلسہ کی مبارکباد دی تھی۔ یہ تمام تاریں حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پڑھ کر سنادی گئی تھیں۔ اور حضور کی ہدایت کے مطابق جلسہ میں بھی ان کا اعلان کر دیا گیا تھا۔ تاریں دینے والے احباب کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں

(پرائیویٹ سیکرٹری)

مشرقی و مغربی پاکستان سے آمدہ تاریں

نام	پتہ تار
۱۔ حفیظ صاحب	سکھر
۲۔ شیخ عبد الحفیظ صاحب	کراچی
۳۔ مرزا محمد احمد بیگ صاحب۔	ڈگری سندھ
۴۔ ناصر احمد صاحب ظفر۔	کسٹوڈین آفیسر کراچی
۵۔ احمد دین اینڈ برادرز۔	اوکاڑہ
۶۔ خان عبد الحمید صاحب	زیدہ
۷۔ محمد اسماعیل صاحب	راولپنڈی
۸۔ مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب۔	کراچی
۹۔ فضل احمد صاحب باجوہ	رحیم یار خان
۱۰۔ طارق زیدی صاحب	لاہور
۱۱۔ خالد صاحب	حافظ آباد
۱۲۔ محمد طفیل صاحب لودھراں۔	ضلع ملتان
۱۳۔ راجہ عبد الرشید احمد صاحب	کراچی صدر
۱۴۔ رقیہ۔ بشریٰ۔ احمد دین صاحب	کنری
۱۵۔ خواجہ محمد احمد صاحب۔	جڑانوالہ
۱۶۔ محمد حمید احمد صاحب	کراچی
۱۷۔ محمد شفیع صاحب گورکھپوری۔	ڈھاکہ
۱۸۔ عطاء الرحمٰن صاحب طاہر۔	کراچی
۱۹۔ عبد الرحمٰن بیگ صاحب۔	کراچی
۲۰۔ منیر احمد صاحب	ڈسکہ
۲۱۔ مسعود احمد صاحب	کراچی
۲۲۔ محمد عبد الخالق صاحب کنٹرکٹر	روہڑی (سندھ)
۲۳۔ مبشر طاہر صاحب۔	پسرور
۲۴۔ ضیاء الحسن صاحب	چاٹگانگ
۲۵۔ یعقوب صاحب۔	رسالپور
۲۶۔ حمید رشید صاحب سینئر انجینئر پی۔آئی۔اے ابن شیخ مسعود احمد صاحب رشید	ٹیچ گاؤں
۲۷۔ ملک غنی صاحب	کراچی
۲۸۔ اللہ داد صاحب	؍؍
۲۹۔ مظفر الدین صاحب	بوگرا
۳۰۔ وسیع الدین احمد صاحب۔	نمازی ضلع ہزارہ
۳۱۔ رسول صاحب بوگرہ۔	ایسٹ پاکستان
۳۲۔ تاثیر صاحب احمدی۔	کراچی
۳۳۔ مبارک علی صاحب بوگرا۔	مشرقی پاکستان

۳۴۔ مطیع الرحمٰن صاحب انجمن احمدیہ شیر گاؤں (کومیلا)
۳۵۔ ناصر احمد صاحب ڈھاکہ (مشرقی پاکستان)
۳۶۔ نذیر احمد صاحب گجر احمد آباد (سندھ)
۳۷۔ نفیر احمد صاحب۔ خانپور۔ بہاولپور
۳۸۔ میر محمد ابراہیم صاحب پنشنر پوسٹ ماسٹر پسرور
۳۹۔ حمید اللہ صاحب ملک۔ ملتان
۴۰۔ بشیر احمد صاحب سکھوری۔ کوئٹہ
۴۱۔ محمد الدین صاحب قائم مقام مینیجر احمد آباد (سندھ)
۴۲۔ منشی فضل دین صاحب ابن پیر محمد صاحب نبی سر روڈ
۴۳۔ مرزا مقصود احمد صاحب۔ پشاور
۴۴۔ فضل الٰہی صاحب اوورسیئر پنج گراہ
۴۵۔ میجر منظور الحسین صاحب۔ سرائے عالمگیر
۴۶۔ بشریٰ۔ آصف۔ صدیقہ۔ باسط۔ گلزار اسلام۔ حیدر آباد (سندھ)
۴۷۔ مبارک احمد صاحب ہاشمی۔ گلگت
۴۸۔ احسان اللہ صاحب۔ چاٹگانگ
۴۹۔ سیف اللہ خان صاحب۔
۵۰۔ منصور احمد صاحب۔

ہندوستان اور ممالک بیرون سے آمدہ تاریں

۱۔ سید مرزا الحصنی صاحب۔ دمشق
۲۔ محمد بسیونی صاحب قاہرہ
۳۔ سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا
۴۔ مرزا برکت علی صاحب۔ بغداد عراق
۵۔ احمد حسین صاحب ماریشس
۶۔ امیر جماعت احمدیہ سالٹ پور انڈیا
۷۔ ایم۔ زبیدہ دین صاحب پالم گھاڈی ؍؍
۸۔ مبارک احمد صاحب ہاشمی گلگت
۹۔ صالح محمد۔ رشید محمد صاحبان یک جنیوا امریکہ
۱۰۔ بشیر الدین صاحب۔ برسٹل۔ لندن
۱۱۔ عبد الرحمٰن صاحب کلیولینڈ اوہائیو

(باقی)

نارتھ ویسٹرن ریلوے ——— لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

دستخط کنندہ ذیل کو مندرجہ ذیل کاموں کے لئے نظرثانی شدہ شیڈول پر مبنی شرح فیصد نرخ کے لئے سربمہر ٹنڈرز مقررہ فارموں پر ۱۶ جنوری ۱۹۶۱ء کے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں۔ یہ فارم درج بالا تاریخ کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے اس دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ یہ ٹنڈرز اسی روز ساڑھے بارہ بجے دوپہر بر سرِ عام کھولے جائیں گے

کام	تخمینہ لاگت مع ٹنڈر پرسنٹیج	زر ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	عرصہ تکمیل کام
(۱) لوکو شاپ مغلپورہ کے بی بلاک میں بے الیف کے ٹوٹے ہوئے چوبی فرش کو سیمنٹ کنکریٹ کے فرش میں تبدیل کرنے کے بقیہ کام کی تکمیل	۱۹۰۰۰/- روپے	۴۰۰/- روپے	چار ماہ
(۲) پلان نمبر Q-14-LHR / 17 Stores کے مطابق جنرل سٹور مغلپورہ میں دو زائد موٹر لاری گیراجوں کی تعمیر	۱۰۰۰۰/- روپے	۳۰۰/- روپے	چار ماہ

جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں وہ اندراج کے ضروری کاغذات یعنی اپنی مالی حالت اور تجربہ سے متعلق سندات ہمراہ لا کر ۱۲ جنوری ۱۹۶۱ء سے قبل اپنے نام رجسٹر کرا لیں۔

تفصیلی شرائط و دیگر کوائف نرخوں کا نظرثانی شدہ شیڈول اور پلان وغیرہ ایام کار میں سے کسی روز بھی دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں آکر دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کا یا اور کوئی ٹنڈر منظور کرنے کا پابند نہ ہوگا۔ یہ امر ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زرِ ضمانت ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس ۱۶ جنوری ۱۹۶۱ء سے قبل درج کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کے رننگ ریٹ مکمل ہندسوں میں درج کرنے چاہئیں کور پر مشتمل نرخ مسترد کئے جا سکتے ہیں۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر۔ لاہور)

انتظامیہ سے عدلیہ کی علیحدگی اور جیوری سسٹم کے خاتمہ کی تجویز

صدارتی کابینہ میں نئے مسودہ قانون پر غور

لاہور ۶ جنوری وزیر قانون مسٹر محمد ابراہیم نے کل یہاں انکشاف کیا کہ صدارتی کابینہ کو ایک مسودہ قانون پیش کیا گیا ہے۔ جس میں تجویز کیا گیا کہ عدلیہ کو انتظامیہ سے الگ کر دیا جائے اور جیوری کا موجودہ طریقہ ختم کر دیا جائے۔ یہ مسودہ قانون وزارت قانون نے پیش کیا ہے۔

مسٹر محمد ابراہیم راولپنڈی سے یہاں پہنچنے پر ریلوے سٹیشن پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ آپ نے بتایا کہ مسودہ قانون میں عدلیہ کا انتظامیہ سے علیحدگی اور جیوری اسیسروں کے موجودہ طریقہ کو ختم کرنے کے علاوہ قتل کے مقدمات سیشن سپرد کرنے کے بارے میں بھی بعض اہم تبدیلیاں تجویز کی گئی تھیں۔ صدارتی کابینہ کی منظوری کے بعد یہ مسودہ قانون ایکٹ کی حیثیت اختیار کر جائے گا۔

وزیر قانون نے بتایا کہ جیوری اور اسیسروں کا طریقہ ختم ہونے کے بعد مقدمات کی سماعت صرف جج کیا کریں گے۔ ضابطہ دیوانی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر قانون نے بتایا کہ اس سلسلہ میں بعض تبدیلیوں پر غور کیا جا رہا ہے اور انہیں بعد میں کسی وقت نافذ کیا جائے گا۔

وزیر قانون نے خیال ظاہر کیا کہ آئینی کمیشن مارچ کے آخر میں رپورٹ پیش کر دے گا یہ رپورٹ صدر کو پیش کی جائے گی۔ اور اس کے بعد صدارتی کابینہ اس پر غور کرے گی آپ نے خیال ظاہر کیا کہ آئینی کمیشن کی رپورٹ پر غور کے لئے شائد سب کمیٹیاں قائم کی جائیں۔ مسٹر محمد ابراہیم نے کہا کہ حکومت اس سلسلہ میں کوئی فروگذاشت نہیں کرے گی۔ آئینی کمیشن کی رپورٹ پر غور جلد از جلد مکمل ہوگا۔

مسٹر محمد ابراہیم نے بتایا کہ مرکزی حکومت نے سپریم کورٹ کا ہیڈ کوارٹر لاہور سے کراچی منتقل کرنے کے بارے میں ابھی غور نہیں کیا۔ آپ نے کہا۔ ذاتی طور پر میں محسوس کرتا ہوں کہ اس مسئلہ پر آئینی کمیشن کی رپورٹ پیش ہونے کے بعد غور کیا جائے گا۔ کیونکہ یہ مسئلہ کسی علیحدہ نوعیت کا حامل نہیں بلکہ کئی دوسرے مسائل سے اس کا تعلق ہے۔ وزیر قانون سے دریافت کیا کہ اگر آئینی کمیشن نے سپریم کورٹ کا ہیڈ کوارٹر لاہور رہنے میں رکھنے کی سفارش کی۔ اور حکومت اسے کراچی منتقل کرنے پر مصر رہی تو پھر کیا پوزیشن ہوگی۔ اس پر آپ نے کہا "آخری ذمہ داری صدر اور کابینہ کا ہے۔ ہم اس بات کا اہتمام کریں گے کہ بہترین قدم اٹھایا جائے جو قومی ضروریات کے مطابق ہو"

مسٹر محمد ابراہیم نے لاہور پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد اپنے میلوڈ ہی میں مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس ایم۔ آر۔ کیانی سے بات چیت شروع کر دی جو قریباً چار گھنٹے تک جاری رہی معلوم ہوا ہے کہ وزیر قانون نے مسٹر جسٹس کیانی سے انتظامی امور پر بات چیت کی۔ بعد میں پاکستان کے اٹارنی جنرل چوہدری نذیر احمد خان نے وزیر قانون سے ملاقات کی۔ مقامی وکلاء کے ایک وفد نے بھی وزیر قانون سے ملاقات کی۔

اعلان نکاح

مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۰ء بروز جمعۃ بعد نماز صبح چک ۴۶ شمالی میں میرے بھتیجے رشید احمد صاحب ابن محمد عبد اللہ صاحب آف ۶۵ نارووال ضلع سیالکوٹ کا نکاح عزیزہ رشیدہ بیگم بنت بشیر احمد صاحب خوشنویس چک ۴۶ شمالی سے مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم بشیر احمد صاحب نے پڑھا۔

احباب جماعت احمدیہ اور درویشان قادیان سے درد مندانہ درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو واقفین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

دعا خواں حافظ عطاء اللہ۔ دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

افراط زر پر قابو پانے کی تدابیر

لاہور ۶ جنوری محکمہ صنعت و تجارت کے صوبائی سیکرٹری مسٹر امان اللہ خان نیازی نے آج کراچی سے واپس پہنچ کر بتایا۔ "مرکزی اور صوبائی حکومتوں نے ایسی تدابیر اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے جن سے عام اشیائے صرف کی مانگ اور رسد کی صورت حال متوازن رہے اور مغربی پاکستان میں وادئ سندھ کی متبادل تعمیرات پر کام شروع ہونے کے بعد افراطِ زر کے اثرات سے بچاؤ کا اطمینان ہو سکے گا۔

مسٹر نیازی نے بتایا کہ تین اور چار جنوری کو کراچی میں صوبائی اور مرکزی حکومتوں کے اعلیٰ افسروں کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ اشیائے صرف کی پیداوار میں مزید اضافہ کیا جائیگا اور روزمرہ کے استعمال کی اشیاء کے سلسلے بازار میں معقول مقابلے کی حوصلہ افزائی کی جائے تاکہ یہ مناسب نرخوں پر دستیاب ہو سکیں

ٹکٹوں کی نئی قیمتوں کی وضاحت

کراچی ۷ جنوری محکمہ ڈاک تار کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ ملک کے اندر بھیجے جانے والے لفافوں کی قیمت ساڑھے تیرہ پیسے منافع کمانے کی غرض سے نہیں مقرر کی گئی ہے۔ ترجمان نے کہا کہ نئی کرنسی کے مطابق ڈاک کے لفافہ کی قیمت ساڑھے بارہ پیسے بنتی تھی اور قیمت کا تعین پورے پیسوں میں کرنے کی غرض سے لفافہ کی قیمت تیرہ پیسے مقرر کر دی گئی ہے لیکن اس طرح جو معمولی سا زائد منافع ہوگا۔ اسے متوازن کرنے کے لئے محکمہ ڈاک نے منی آرڈروں کے ذریعہ بھیجے جانے والے ہر دس روپے یا اس سے کم رقم کی شرح بارہ پیسے مقرر کی ہے اس کے علاوہ ٹیلی فون کال کی شرح بدستور دو آنے ہی ہے۔

اتوار آرام و تفریح کا دن

لاہور ۷ جنوری صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے تمام سرکاری ملازموں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنی صحت کے مفاد کی خاطر اتوار کا سارا دن آرام و تفریح میں گزاریں کابینہ کی سیکرٹریٹ نے تمام محکموں کو ایک گشتی مراسلہ بھیجا ہے جس میں کہا گیا ہے سرکاری ملازمین کی سپورٹس کھیلوں میں شرکت اور مختلف مقامات پر جسمانی صحت کی سہولتوں سے استفادہ کی حوصلہ افزائی کریں۔

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء کی مختصر روئداد

(بقیہ صفحہ ۵)

بہائی تحریک پر تبصرہ

بعد ازاں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے "بہائی تحریک پر تبصرہ" کے زیر عنوان ایک معرکۃ الآراء تقریر فرمائی۔ آپ نے دوران تقریر میں بہائی تحریک کے پس منظر اور اسکے اغراض و مقاصد پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور مستند بہائی کتب کے حوالہ جات پیش کر کے ثابت کیا کہ اس تحریک کا مقصد یہ ہے کہ نعوذ باللہ (۱) زندہ خدائے اسلام کی توحید کو مسخ کیا جائے۔ (۲) زندہ کتاب قرآن مجید کے نسخ کا اعلان کیا جائے اور (۳) زندہ رسول محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو ختم کیا جائے آپ نے ثابت کیا کہ احمدیت اس کا تریاق ہے کیونکہ احمدیت (۱) زندہ خدائے اسلام کی توحید کی علمبردار ہے۔ (۲) زندہ کتاب قرآن مجید کے عالمگیر اور دائمی شریعت ہونے کی علمبردار ہے اور (۳) زندہ رسول محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان برکات روحانیہ اور قوت قدسیہ کی زندہ گواہ ہے۔ اس کے ثبوت میں جب آپ نے بہائیوں کی مستند کتب کے حوالہ جات کے بالمقابل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پر معارف تحریرات پڑھ کر سنائیں جن میں خدا تعالیٰ کی توحید، قرآن مجید کے زندہ اور کامل کتاب ہونے اور قیامت تک تمام زمانوں پر حاوی ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ رسول ہونے اور آپ کی برکات روحانیہ اور قوت قدسیہ کے فیضان کے جاری و ساری ہونے پر نہایت محکم دلائل دئے گئے ہیں اور اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور آپ کے ارفع و اعلیٰ المقام اور فہم و ادراک سے بالا شان کو نہایت مسحور کن انداز میں بیان کیا گیا ہے تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو کر سامنے آ گئی کہ احمدیت اسلام کے از سر نو احیاء اور اس کو دنیا میں سر بلند کرنے کے لئے عین وقت پر دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم کی گئی ہے اور اس زمانے میں اسلام کو دنیا سے مٹانے کے لئے مختلف سمتوں سے مختلف رنگوں میں جو جو حربے بھی استعمال کئے گئے ہیں ان کے خلاف اسلام کا دفاع احمدیت کی پیش کردہ تعلیم میں ہی مضمر ہے یہی وجہ ہے کہ آج احمدیت ہی ہر میدان میں اسلام پر ہونے والے حملوں کو ناکام بناتی ہوئی دنیا میں اسلام کو از سر نو سربلند کر رہی ہے اور وہ وقت دور نہیں ہے کہ جب احمدیت کے ذریعے یہ دنیا اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا جوا اپنی گردن پر رکھ کر ابدی نجات حاصل کرے گی۔ پھر روئے زمین پر ایک ہی مذہب ہوگا یعنی اسلام ایک ہی کتاب ہو گی یعنی قرآن اور ایک ہی رسول ہوگا یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ تقریر کے آخر میں محترم مولانا صاحب موصوف نے اس امر پر بھی روشنی ڈالی کہ احمدیت کے ذریعہ بہائیوں پر کس طرح اتمام حجت ہوا۔ اور کیونکر بہائیت کے مقابلے میں اسلام کی عظیم الشان فتح ظاہر ہوئی اسکے ثبوت میں بھی آپ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بعض فیصلہ کن تحریرات پڑھ کر سنائیں۔

اس نہایت ٹھوس مدلل اور ایمان افروز تقریر کے بعد مؤرخہ ۲۸ دسمبر کا پہلا اجلاس جو صبح ساڑھے نو بجے شروع ہوا تھا۔ ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کرنے کے لئے بارہ بجے دوپہر اختتام پذیر ہوا۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب واپس تشریف لے گئے

(بقیہ صفحہ اول)

اور آئندہ پانچ ماہ میرا اکثر حصہ وقت سفر میں گزرے گا اسلئے میری ڈاک کا معین پتہ نہیں ہوگا جب میں پتہ مقرر کر لوں گا تو انشاء اللہ احباب کی اطلاع کے لئے انتظام کر دوں گا۔"

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں محترم چوہدری صاحب موصوف کا حافظ و ناصر ہو اور بیش از پیش دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

یہ واقعی ایک خوش آئند خبر ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض بیدار علاقوں میں عوام اپنے اجتماعی فرائض کو سمجھنے لگے ہیں۔ بہت سے ایسے اجتماعی کام ہیں جو اگر عوام چاہیں اور ہمت کریں تو بغیر حکومت کی مدد سے آپ سرانجام دے سکتے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک میں بھی سارے کام حکومت ہی نہیں کرتی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان میں بھی بڑے بڑے کام "اپنی مدد آپ" کے اصول کے ماتحت سرانجام پاتے ہیں۔ اکثر ایسا ہوا ہے کہ ایک باہمت شخص نے کوئی رفاہ عام کا کام شروع کیا اور عوام نے اس میں دلچسپی لے کر اس کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا۔ بہت سے تعلیمی اور تربیتی۔ مذہبی اور خدمت خلق کے کام اسی طرح عوام کی جرأت اور ہمت سے چل رہے ہیں۔ حکومت ہمارے سب کاموں کی ذمہ واری نہیں لے سکتی اس کے کرنے کے لئے بہت سے دیگر اہم کام ہیں۔ اگر عوام اپنی مدد آپ کرنا سیکھ لیں تو یقیناً ہمارا ملک چند ہی دنوں میں ترقی یافتہ ملکوں میں شمار ہو سکتا ہے۔ دیہاتی بھائیوں کے لئے ایسے بہت سے کام ہیں جو اگر وہ کریں تو اپنے اپنے علاقہ کو بہشت کا نمونہ بنا سکتے ہیں۔ ایک دوسرے گاؤں کو باہم ملانے کے لئے سڑکیں بنائی جا سکتی ہیں۔ اس طرح سب سے زیادہ فائدہ ان گاؤں کے رہنے والوں کو حاصل ہوتا ہے ضلع گوجرانوالہ کے عوام نے واقعی ایک قابل تقلید مثال قائم کی ہے۔ امید ہے کہ پاکستان کے دیگر علاقے بھی اسی طرح "اپنی مدد آپ" کے اصول کے تحت بہت سے عوامی کام خود سرانجام دینا سیکھیں گے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے نوجوان بھی "وقار عمل" کے نام سے خدمت خلق کے ایسے کئی کام سرانجام دیتے ہیں۔ چنانچہ اسی جذبہ کے ماتحت کراچی میں ایک کامیاب ہسپتال چلایا جا رہا ہے۔ اور عموماً سیلاب اور دیگر مصائب کے وقت احمدی نوجوان بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ چاہیئے کہ ہم اس کام میں دوسروں کے لئے نمونہ بنیں اور زیادہ سے زیادہ کام کر کے دکھائیں۔

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دینا ضروری ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴